فاطمہ حسن

پیدائش: ۱۹۵۳ء

تصانیف: کتابِ دوستاں، کلامِ ضامن، یادیں بھی اب خواب ہوئیں

زمیں سے رشتۂ دیوار و در بھی رکھنا ہے
سنوارنے کے لیے اپنا گھر بھی رکھنا ہے

ہوا سے، آگ سے، پانی سے متصل رہ کر
انھی سے اپنی تباہی کا ڈر بھی رکھنا ہے

ہماری نسل سنورتی ہے دیکھ کر ہم کو
سو اپنے آپ کو شفّاف تر بھی رکھنا ہے

ہوا کے رُخ کو بدلنا اگر نہیں ممکن
ہوا کی زد پہ سفر کا ہنر بھی رکھنا ہے

نشانِ راہ سے بڑھ کر ہیں خواب منزل کے
انھیں بچانا ہے اور راہ پر بھی رکھنا ہے

(ماخوذ از: یادیں بھی اب خواب ہوئیں)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) "تو مصیبت میں عجب یاد آیا" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ب) "ہوا کی زد پہ سفر کا ہنر" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ج) شاعرہ نے خوابِ منزل کو نشانِ راہ سے زیادہ اہم کیوں قرار دیا ہے؟

سوال ۲: درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(الف) پھر کئی لوگ نظر سے گزرے — پھر کوئی شہرِ طرب یاد آیا

(ب) زندگی کا عجب معاملہ ہے — اک لمحے میں فیصلہ کیجے

(ج) ہماری نسل سنورتی ہے دیکھ کر ہم کو — سو اپنے آپ کو شفّاف تر بھی رکھنا ہے

سوال ۳: درج ذیل تراکیب کے مفہوم کی وضاحت کیجیے:

اظہارِ مدّعا - حالِ دل - سایۂ گل - دیوار و در - چارہ گر

سوال ۴: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- ''شہرِ طرب'' سے مراد ہے:

(الف) خوشیوں بھرا مہینا — (ب) خوشیوں بھرا شہر

(ج) رقص و نغمے والا شہر — (د) راگ رنگ کی محفل

۲- اس غزل میں ''دل دھڑکنا'' کا مطلب ہے:

(الف) دل کا حرکت کرنا — (ب) بے قراری

(ج) خوف زدہ ہونا — (د) غم کھانا

۳- مرکب "دیوار و در" ہے:

(الف) مرکب توصیفی — (ب) مرکب اضافی

(ج) مرکب عطفی — (د) مرکب اشاری

۴- زمیں سے رشتہ بھی رکھنا ہے:

(الف) جسم و جاں کا — (ب) دیوار و در کا

(ج) سانس کا — (د) خیال و خواب کا

۵- ''نظر سے گزرے''کا مطلب ہے:

(الف) نظروں سے گر گئے　　(ب) آنکھوں کے سامنے سے گزرے

(ج) یاد آئے　　(د) مطالعے میں آئے

☆ یہ شعر پڑھیے:

جہاں تک ہو بسر کر زندگی عالی خیالوں میں
بنا دیتا ہے کامل بیٹھنا صاحب کمالوں میں　　(شاد عظیم آبادی)

یہ شعر پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کا ایک خاص آہنگ، قافیہ اور ردیف ہے۔یہی چیزیں مل کر زمینِ شعر کہلاتی ہیں۔

اب اقبال کا یہ شعر دیکھیے:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں　　(اقبال)

☆ آپ نے لفظ ''اوزان'' جو ''وزن'' کی جمع ہے تو پڑھا یا سُنا ہو گا۔ شاعری میں یہ لفظ مصرعے یا شعر کا وزن معلوم کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مصرعے کا وزن اس طرح معلوم کیا جاتا ہے کہ شعر کے پہلے مصرعے میں جو لفظ استعمال ہوئے ہیں اُن پر کل، زیر، زبر اور پیش کی تعداد کیا ہے۔(زیر، زبر، پیش کو اعراب یا حرکات بھی کہتے ہیں) اب جتنے زیر، زبر یا پیش یعنی حرکات پہلے مصرعے میں استعمال ہوئی ہوں، اُتنی ہی دوسرے مصرعے میں بھی ہوتی ہیں۔

دوسرے یہ کہ پہلے مصرعے میں حرکات جس ترتیب سے آئی ہوں، اُسی ترتیب سے دوسرے مصرعے میں بھی آئی ہوں۔ مثال کے طور پر شعر کا وزن معلوم کرنے کے درج ذیل طریقے کو دیکھیے:

پہلا مصرع: ہَر بَحر اَور بَر مَیں = اس مصرعے میں حرکات یعنی زیر، زبر، پیش کی تعداد ہے: پانچ

دوسرا مصرع: ہَر خُشک اَور تَر مَیں = اس مصرعے میں حرکات یعنی زیر، زبر، پیش کی تعداد ہے: پانچ

اب یہ بھی دیکھیے کہ دونوں مصرعوں میں حرکات کی ترتیب بھی یک ساں ہے؟ یعنی دونوں مصرعوں کے پہلے، تیسرے، چھٹے، نویں اور گیارہویں حروف پر حرکات آئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں مصرعوں کا وزن برابر ہے۔ اس طرح ہر شعر کا وزن کیا جا سکتا ہے۔ (البتہ غزل کے بعض مصرعوں میں ایک آدھ حرکت کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔)

سوال ۵: آپ بتایئے کہ ناصر کاظمی کی شاملِ نصاب غزل کی زمین کیا ہے؟

سوال ٦: اس شعر کا وزن معلوم کیجیے:

سارا ہے کام تیرا سارا ہے نام تیرا

سرگرمی (۱): طلبہ بتائیں گے کہ درج ذیل اشعار میں سے کون سے دو اشعار کی زمینِ شعر یک ساں ہے۔

(الف) نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا (غالؔب)

(ب) صیّاد نے پوچھا ہے اسیرانِ قفس سے
کس کس کو ہے کلیوں کے چٹکنے کی صدا یاد (ماؔہر القادری)

(ج) رات کیا سوئے کہ باقی عمر کی نیند اُڑ گئی
خواب کیا دیکھا کہ دھڑکا لگ گیا تعبیر کا (احمد فرؔاز)

(د) دنیا کے ستم یاد، نہ اپنی ہی وفا یاد
اب مجھ کو نہیں کچھ بھی مَحبّت کے سِوا یاد (جگرؔ مرادآبادی)

(ہ) اگر بدل نہ دیا آدمی نے دُنیا کو
تو جان لو کہ یہاں آدمی کی خیر نہیں (فراؔق گورکھ پوری)

سرگرمی (۲): طلبہ دیے ہوئے شعر کا وزن معلوم کریں گے:

"اے دو جہاں کے والی اے گلشنوں کے مالی"

اسی طرح طلبہ دوسرے اشعار کے اوزان بھی معلوم کریں گے۔

برائے اساتذہ

۱- طلبہ کو مختلف شعرا کی غزلیں پڑھ کر سنایئے اور اُن کی زمینِ شعر پر گفتگو کیجیے۔

۲- طلبہ کو شعر کا وزن معلوم کرنے کی درج بالا ترکیب کے مطابق مشق کرایئے۔ ضرورت پڑنے پر اُن کی رہ نمائی کیجیے۔